REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۳۹ شمارہ ۲۵

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرحِ چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - ۱۴۳۵۱۶

۴ ذوالحجہ ۱۴۱۰ ہجری . ۲۸ احسان ۱۳۶۹ ہش . ۲۸ جون ۱۹۹۰ ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔
احبابِ کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ٭

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف ترقی کرنے لگتا ہے تو پہلے اس کی حالت بہت ابتر ہوتی ہے۔ جس طرح ایک بچہ آج پیدا ہوا ہے تو اس میں صرف دودھ چوسنے ہی کی طاقت ہوتی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ پھر جب غذا کھانے لگتا ہے تو آہستہ آہستہ غصہ، کینہ، خود پسندی، نخوت علیٰ ہذا القیاس سب باتیں اس میں ترقی کرتی جاتی ہیں اور دِن بدِن جوں جوں اس کی غذائیت بڑھتی جاتی ہے، شہوات اور طرح طرح کے اخلاق ردیہ اور اخلاق فاضلہ زور پکڑتے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح ایک وقت پر اپنے پورے کمال انسانی پر جا پہنچتا ہے اور یہی اس کے جسمانی جنم ہوتے ہیں۔ یعنی کبھی کتے، کبھی سؤر، کبھی بندر، کبھی گائے، کبھی شیر وغیرہ جانوروں کے اخلاق اور صفات اپنے اندر پیدا کرتا جاتا ہے۔ گویا کُل مخلوقات الارض کی خاصیتیں اس کے اندر ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ سلوک کا راستہ چاہے گا تو یہ ساری خاصیتیں اس کو طے کرنی پڑیں گی اور یہی تناسخ اصفیاء نے مانا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم۔ صفحہ ۹۵-۹۶)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ

پانچ بنیادی اخلاق اور نماز کی اہمیت

۱۔ "سب سے پہلی بات سچ کی عادت ہے۔ آج دنیا میں جتنی بدی پھیلی ہوئی ہے اس میں خرابی کا سب سے بڑا عنصر جھوٹ ہے۔
۲۔ تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا ہے۔ اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ابتدائی چیز ہے۔
۳۔ تیسری چیز وسعتِ حوصلہ ہے۔ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہیئے کہ اگر ہمیں کسی نے تھوڑی سی بات کہی ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔
۴۔ چوتھی بات غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے کی عادت ہے۔ یہ بھی بچپن سے ہی پیدا ہونی چاہیئے۔
۵۔ پانچویں بات جو میں نے آج کے خطاب کے لئے چنی ہے وہ مضبوط عزم اور ہمت ہے۔ مضبوط عزم اور ہمت اور نرم دلی اکٹھے رہ سکتے ہیں۔

پنجگانہ نماز کی اہمیت دوسرا پہلو مختصراً عبادت کا پہلو ہے۔ اس سلسلہ میں میں بارہا جماعت کو پہلے بھی متوجہ کر چکا ہوں کہ ابتدائی چیزوں کی طرف بہت ہی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور ان میں سب سے ابتدائی اور سب سے اہم نماز ہے۔" (ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۸۹ء مطبوعہ بدر ۲۸ دسمبر ۱۹۸۹ء و ۴ جنوری ۱۹۹۰ء)

مجالسِ انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجالس میں ہفتہ تربیت منائیں جس میں حضور انور کے اس خطبہ کی روشنی میں پروگرام مرتب کر کے ان تربیتی نکات کو احباب کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور حضور انور کا مذکورہ خطبہ جمعہ بھی سنایا جائے اور مختصر رپورٹیں بھی بھجوائی جائیں۔
اللہ تعالیٰ احبابِ کرام کو بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

قائد تربیت انصار اللہ بھارت

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۶۹ ہش (دسمبر ۱۹۹۰ء) کو منعقد ہوگا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلانِ نکاح

مکرم مولوی شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ بھاگلپور ولد مکرم شیخ عبد اللطیف صاحب ساکن سیمل پاڑہ، ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک، صوبہ اڑیسہ کا نکاح مکرمہ عصمت آراء بنت مکرم رحمت اللہ صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی، ڈاکخانہ غازی پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار ایک صد (۵۱۰۰/-) روپے حق مہر پر مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد نے مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۹۰ء کو بمقام خانپور ملکی نے پڑھایا۔ خاکسار نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانتِ بدر میں بطور شکرانہ اکیس (۲۱/-) روپیہ ادا کئے۔ قارئین بدر سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار
سید عبد النقی۔ نمائندہ بدر
برہ پورہ۔ بھاگلپور۔ بہار

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۸ احسان ۱۳۶۹ ہش

مسئلہ وفات و حیاتِ مسیحؑ ”آئینۂ عالم“ کے سامنے

ایک سوال مولانا عزیز حسن صاحب نے یہ پیش کیا ہے کہ :-
”وہ کونسی آیتِ قرآن و حدیثِ نبویؐ ہے جس پر آپ ایمان رکھتے ہوں اور مسیحؑ کی آمد کی اس میں خبر ہو ۔ ہمارا عقیدہ قرآن اور حدیث سے یہی ہے کہ جناب عیسٰی علیہ السّلام کا نزول ہوگا ۔ آپ اپنے عقیدہ کی تائید میں قرآنی آیت یا حدیث پیش فرماویں ۔“

(روزنامہ آئینۂ عالم مراد آباد ۱۲ مئی ۱۹۹۰ء)

الجواب :- ”رَفع“ اور ”تَوَفِّی“ کے الفاظ میں جو دھوکہ مولانا نے کھایا تھا (جس کی وضاحت پہلے کی جاچکی ہے) بالکل وہی دھوکہ مولانا کو ”نزول“ کے لفظ سے بھی ہُوا ہے کہ یہ لفظ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنے زمین کرتے ہیں ۔ اور جب حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے لئے استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنے آسمان کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ ..... الخ (طلاق ع ۲) ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف عظیم الشان رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نازل فرمایا جو تم پر اللہ تعالیٰ کی نشانیاں پڑھتا ہے ۔ حدیثِ نبویؐ میں بھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے نَزَلَ تَحْتَ شَجَرَۃٍ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۵۹) کہ آپؐ ایک درخت کے نیچے نازل ہُوئے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنْزَلَ لَکُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چارپائے نازل کئے ۔ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ (حدید ع ۳) ہم نے لوہا نازل کیا ۔ قَدْ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ لِبَاسًا (اعراف ع ۲) ہم نے تمہاری طرف لباس نازل کیا ۔ یہ تمام معزز چیزیں تو زمین پر ہی موجود ہیں پھر حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے لئے نُزول کا لفظ استعمال ہونے پر اس کے آسمان سے نازل ہونے کے کیونکر معنے ہو سکتے ہیں ۔

معلوم ہوتا ہے کہ چودھویں اور پندرھویں صدی کے غیر احمدی علماء ایک منفرد، بے دلیل، توہین آمیز اور دوغلی لغت تیار کر رہے ہیں کہ جب ایک لفظ کے معنے حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے زمین لئے جائیں تو اسی لفظ کے معنے حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے لئے ”آسمان“ لئے جائیں ؎

غیرت کی جا ہے عیسٰیؑ زندہ ہو آسماں پر
مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

ابنِ مریم یہی دھوکہ ابنِ مریم کے الفاظ سے مولانا نے کھایا ہے کہ آسمان سے مسیح موعود کی آمد کے منتظر ہیں ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم میں بڑی وضاحت کے ساتھ سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ میں مماثلت اور مشابہت بتائی گئی ہے ۔ اس کے لئے اول اور آخر کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریعی نبی تھے ۔ ان دونوں انبیاء کرام کے بعد چودھویں صدی میں آخری خلفاء مبعوث ہُوئے اور کامل مشابہت بتانے کے لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہونے والے مسیح موعود کو بھی ”ابنِ مریم“ حدیثِ نبویؐ میں کہا گیا ہے ۔ یہ تھا لطیف نکتہ جسے نہ سمجھ کر مولانا نے دھوکہ کھایا ہے ؎

نقطہ کے ہیر پھیر میں خُدا سے جُدا ہُوا

حدیث کا مضمون بھی اسی حقیقت کی غمازی کرتا ہے ۔ فرمایا : کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِیْکُمُ ابْنُ مَرْیَمَ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ ۔ (بخاری) یعنی تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میں ابنِ مریم نازل ہوں گے، وہ تم ہی سے تمہارے امام ہوں گے ۔ اِس حدیث کے مخاطب صحابہ کرامؓ تھے مگر اُن میں ابنِ مریم نازل نہ ہوئے ۔ لہٰذا جب پوری حدیث کی تاویل کرنا پڑی کہ اس سے مُراد آخری زمانہ کے مسلمان ہیں تو لازمی طور پر ”ابنِ مریم“ کی تاویل بھی مثیل ابنِ مریم کے الفاظ میں کرنا ہوگی ۔ کیونکہ یہ علمِ بلاغت کا مسئلہ ہے کہ جہاں حقیقی معنے چسپاں نہ ہوتے ہوں وہاں لازمی طور پر بطورِ استعارہ و مجاز معنے کرنا ہوں گے ۔ جیسے کسی مخیر آدمی کو حاتم کہہ دیں تو مراد اس کا کوئی مثیل ہی ہوگا ۔ وہ خود مراد نہیں ہو سکے ۔ جب قرآن کریم کی تیس ۳۰ آیات سے وفاتِ مسیحؑ ثابت ہوگئی ۔ حدیثِ نبویؐ نے ان کی عمر ۱۲۰ سال بتادی تو ایک مسلمان کا دِل تو خدا کے خوف سے بھر جانا چاہیئے اور اسے وفاتِ مسیحؑ کا اقرار کر لینا چاہیئے اور بہت سے عرب و عجم کے چوٹی کے علماء وفاتِ مسیحؑ کا اقرار کر چکے ہیں اور کرتے چلے جارہے ہیں ۔

یہ سوال کہ ”ابنِ مریم“ کی بجائے ”مثیل ابن مریم“ کیوں نہ کہا گیا ۔ یہ بھی بلاغت کا مسئلہ ہے کہ اِذَا حُذِفَتْ اَدَاۃُ التَّشْبِیْہِ فَھُوَ تَشْبِیْہٌ بَلِیْغٌ ۔ یعنے جب حروفِ تشبیہہ حذف کر دیئے جاتے ہیں تو وہ تشبیہہ بلیغ ہوتی ہے ۔ جیسے کسی شخص کو جب ”حاتم“ سے تشبیہہ دی جاتی ہے تو اسے ”حاتم کی طرح“ کہنے کی بجائے ”حاتم“ کہنا زیادہ مؤثر اور بلیغ ہوتا ہے ۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّنْظُرَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ فِیْ زُھْدِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَبَا الدَّرْدَاءِ ۔ (منصبِ خلافت مصنفہ سید اسمٰعیل شہیدؒ صفحہ ۳۵) کہ تم میں سے جو شخص عیسٰی ابن مریم کو زہد کی حالت میں دیکھنا چاہے وہ حضرت ابو الدرداء کو دیکھے ۔ خود بخاری شریف میں بھی یہ فیصلہ موجود ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح ناصریؑ کا حلیہ سرخ رنگ ۔ گھنگھریالے بال اور چوڑا سینہ بتایا ہے (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۷۲) اور آنے والے ابنِ مریم کا گندمی رنگ اور خوبصورت اور سر کے بال سیدھے پیٹھ پر پڑتے ہوں گے ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۷۱) پس ثابت ہُوا کہ مسیح ابنِ مریم ناصریؑ اَور ہیں ۔ اور اُمتِ محمدیہ کے موعود ابنِ مریم اَور ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں ؎

ابنِ مریم ہُوں مگر اُترا نہیں مَیں چرخ سے
نیز مہدی ہُوں مگر بے تیغ اور بے کارزار (دُرِّ ثمین)

ثابت ہُوا کہ مولانا عزیز حسن صاحب کا عقیدہ نہ صرف یہ کہ قرآن و حدیث سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا بلکہ سراسر قرآن و حدیث کے خلاف ہے ۔ ہم مولانا عزیز حسن صاحب کا احترام کرتے ہیں ۔ آپ نے مہذبانہ انداز میں سوالات پیش کئے ہیں اور عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ ٹھنڈے دِل کے ساتھ ہمارے جوابات ملاحظہ فرماویں اور دُعائیں بھی کریں ؎

پیار ہی کو پیار سے روزِ ازل سے ہے فروغ
اِک دِیئے سے جیسے روشن دوسرا ہو جائے گا

ہمارا عقیدہ قرآن و حدیث کے مطابق جماعتِ احمدیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں کو جمع کر دیا ہے ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اُمیوں میں، انہیں میں سے ایک عظیم الشان رسول مبعوث کیا جو اس کی آیات ان پر پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے ۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے ۔ اگرچہ وہ اس سے قبل کھُلی کھُلی گمراہی میں مبتلا تھے ۔ پھر فرمایا وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ اور آخرین جو ان میں سے ہوں گے وہ ابھی تک ان سے نہیں ملے ۔ (سُورۂ جُمعہ)

اِن آیات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں مقرر کی گئی ہیں ۔ ایک اُمّیّین میں دوسری اٰخَرِیْن میں ۔ ان کی وضاحت خود حضور پُرنورؐ کی حدیث میں موجود ہے ۔ بخاری شریف کی حدیث ہے، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپؐ پر سُورۃ جُمعہ نازل ہُوئی ۔ جس میں یہ آیت بھی تھی وَ اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ۔ حضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں جن کا اِس آیت میں ذکر ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ حضورؐ سے تین مرتبہ پوچھا گیا ۔ اسی مجلس میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی بیٹھے تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت سلمان فارسیؓ پر رکھ کر فرمایا ۔ اگر ایمان ثُریّا کے پاس بھی لٹکا ہوگا تو ان (اہلِ فارس) میں سے ایک شخص یا ایک سے زائد اشخاص اس کو پالیں گے ۔ (بخاری کتاب التفسیر سُورہ جُمعہ)

اس حدیثِ نبویؐ سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں :-

۱ ۔ اس میں کسی شخص کی بعثت کی خبر دی گئی ہے جس کی آمد گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد تصوّر کی جائے گی ۔ دوسری پیشگوئیوں کے مطابق یہی شخص مسیح و مہدی اور ابن مریم کا مثیل ہے ۔
۲ ۔ اس کے ماننے والے صحابہ کرامؓ کے رنگ میں رنگین ہو کر صحابی کہلانے کے مستحق ہوں گے ۔
۳ ۔ وہ شخص فارسی الاصل ہوگا ۔ عربی النسل نہیں ہوگا ۔
۴ ۔ وہ ایسے زمانہ میں نازل ہوگا جب اسلام دُنیا سے اُٹھ جائے گا ۔
۵ ۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی اولاد اور نسل کو بھی اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائی ہے ۔ بالخصوص تین وجود اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مقام پر یکے بعد دیگرے فائز فرما دیئے ہیں ۔ یہ ”ایک سے زائد اشخاص“ کے مصداق فارسی الاصل ہیں ۔

پس قرآنِ کریم کی سُورۂ جُمعہ کی یہ ابتدائی آیات اور حدیثِ نبویؐ کی علامات بڑی عظمت کے ساتھ حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السّلام کی صداقت ثابت کر رہی ہیں ؎

قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نِکلا آفتاب
وادئ ظُلمت میں کیا بیٹھے ہو تُم لیل و نہار
(دُرِّ ثمین)

عبدالحق فضلؔ

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعۃ المبارک

میں آج یہ بھی انکو بتانا چاہتا ہوں اور جماعت احمدیہ کو خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ

خدا نے مجھے ایک عظیم الشان خوشخبری عطا کی ہے جس کے پورا ہونے کے دن آچکے ہیں

میں نے چند دن ہوئے رؤیا میں دیکھا کہ تذکرہ میرے سامنے کھلا پڑا ہے اور اسکے ایک طرف ایک پیپر ویٹ ہے جس پر

میری نظریں مرکوز ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۸؍ ہجرت (مئی) ۱۳۶۹ ہش ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید مبلغ سلسلہ دفتر P.S لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے (ادارہ)

"تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

دنیا کی کوئی چیز بھی اور کوئی حالت بھی نہ کلیۃً فائدے سے خالی ہوتی ہے، نہ کلیۃً نقصان سے خالی ہوتی ہے۔ اب خوف و خطر اور خاص طور پر ایسے خوف و خطر کے ایام جو قوموں کے لئے زندگی اور موت کے سوال اٹھا رہے ہوں، اگرچہ ایک ایسی حالت ہے جو ہر لحاظ سے معیوب اور تکلیف دہ معلوم ہوتی ہے لیکن ان حالات میں بھی بعض ایسے چھپے ہوئے فوائد موجود ہوتے ہیں جو وقت کیساتھ ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح امن کی حالت بھی اور خوشحالی کی حالت بھی اگرچہ ایک بہت ہی پسندیدہ حالت ہے لیکن ایک لمبے عرصہ تک اگر امن اور خوشحالی کا دور رہے تو اس دور میں بعض نقصانات بھی مضمر ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی قوم کو ایک لمبا زمانہ امن کا نصیب ہوا اور خوشحالی کا نصیب ہوا اور اس لمبے دور کے نتیجے میں ان کے اندر سے تمام خوبیاں غائب ہو گئیں اور ان کے اندر سے نیکی اور تقویٰ کا پانی اس طرح سوکھ گیا جس طرح لمبے عرصے تک برسات نہ ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ پانی سوکھ جایا کرتا ہے۔ اور بدیوں نے طغیانیاں شروع کیں اور ایسا جوش دکھایا کہ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے پھر وہ عذاب نازل ہوا جس نے ان کے مقابل پر طغیانی دکھائی۔ پس

حالتوں کے بدلنے سے خود بخود نتائج ظاہر نہیں ہوا کرتے

اگر انسان توجہ اور غور سے ان بدلتے ہوئے حالات پر غور کرے تو ان میں سے ہر حالت میں اس کے لئے کچھ سبق پوشیدہ ہوتے ہیں۔

ایک زمانہ تھا جبکہ پاکستان کو جب خطرات کا سامنا درپیش ہوا کرتا تھا تو اس قوم کی چھپی ہوئی خوبیاں ابھر کر باہر آجایا کرتی تھیں اور اس وقت دل میں ایک یقین پیدا ہو جاتا تھا کہ یہ قوم زندہ رہنے والی قوم ہے۔ باوجود اس کے کہ اس زمانے میں بھی کچھ بدیاں قوم میں پائی جاتی تھیں اور وقتاً فوقتاً سر اٹھاتی رہتی تھیں لیکن مجھے یاد ہے کہ جب پہلی بار ہندوستان سے لڑائی کا خطرہ درپیش ہوا تو اچانک سارے پاکستان میں یوں معلوم ہوتا تھا جیسے نیکیوں کی ایک ہوا چل پڑی ہے۔ ایک لہر دوڑ رہی تھی جس کی آواز فضا میں سنائی دیتی تھی اور کسی انسان کے لئے شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی تھی کہ یہ قوم خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی خوبیوں کی مالک ہے جو وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق ابھرتی ہیں اور ان خوبیوں کو دیکھ کر ہر ایک انسان یہ فتویٰ دے سکتا تھا کہ یہ قوم زندہ رہنے کے لائق ہے اور اس میں زندگی کی ساری علامتیں پائی جاتی ہیں۔ پھر ایک دوسری جنگ آئی، پھر بھی ہم نے یہی کچھ دیکھا مگر نسبتاً کم۔ پھر ایک تیسری جنگ آئی اور اس میں بھی ہم نے یہی کچھ دیکھا مگر ان خوبیوں کے اظہار میں کچھ اور کمی آگئی تھی۔ اس کے بعد ایک لمبا عرصہ ایسے ابتلاء کا گذرا ہے جس کے نتیجے میں معلوم یہ ہوتا ہے کہ پاکستان کے باشندوں کی نیکیاں سوکھنی شروع ہوئی ہیں اور اسکی پہچان کا آج وقت ہے۔ یہ وقت کسی تبصرے کا محتاج نہیں بلکہ خود بول رہا ہے۔ اب پھر پاکستان کی چاروں طرف سے سرحدوں کو شدید خطرہ لاحق ہے اور اتنا بڑا خطرہ ہے کہ دنیا کے مبصرین سمجھتے ہیں کہ پہلے کسی جنگ سے پاکستان کو ایسا خطرہ درپیش نہیں ہوا تھا جیسا اس جنگ سے ہوگا اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کے مقابل پر ہندوستان کو بھی شدید نقصانات پہنچیں گے اور مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ جنگ اگر چھڑی تو چند دنوں کی جنگ نہیں ہوگی بلکہ لمبے عرصے تک دونوں ملکوں کی اقتصادی حالت کو کلیۃً تباہ کر کے ختم ہوگی۔ اس شدید خطرے کے باوجود، جیسا خطرہ آج تک اس ملک کو کبھی پیش نہیں آیا تھا، وہ ابھرتی ہوئی خوبیاں دکھائی نہیں دے رہیں بلکہ ساری قوم خود اپنے ہی گناہوں کی طغیانی میں ڈوبی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ وہ ظلم اور وہ سفاکی جو مسلمانوں کے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں پر روا رکھے جا رہے ہیں ان میں نہ صرف یہ کہ کوئی کمی نہیں آئی بلکہ پہلے سے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک وہ دور تھا جبکہ حیدرآباد میں یا کراچی میں جب مسلمان دوسرے مسلمانوں کے گلے کاٹتے تھے اور فخر محسوس کرتے تھے کہ ہم نے اپنے دوسرے بھائیوں کے اتنے آدمی مار دیئے یا اتنے آدمی اغواء کر لیئے یا اتنا ظلم کیا تو جب بھی پولیس کی طرف سے یا فوج کی طرف سے مؤثر کارروائی ہونی تھی تو کچھ عرصے کے لئے یہ جوش و خروش دب جایا کرتا تھا۔ اب

خبریں یہ آرہی تھیں کہ فوج کی مداخلت کے باوجود اور کرفیو کے باوجود مسلسل ابھی تک قتل و غارت جاری ہے اور حیدرآباد سندھ میں فوج کو جہاں اور کوئی پناہ کی جگہ نہ ملی اس نے

مسجدوں کے میناروں پر قبضہ کیا اور وہاں سے شہریوں پر گولیاں برسائیں۔

اور یہ حالات آج کل ایسے حالات ہیں جبکہ اس ملک کی بقاء کا مسئلہ درپیش رہے ایک انتہائی طاقتور دشمن کا سامنا ہے جس کے دوسرے بازو پر افغانستان کی حکومت ہے جو ایک لمبے عرصے سے پاکستان سے کئی قسم کا بیر اور شکوؤں کی بناء پر موقعہ کی تلاش میں ہے کہ کسی وقت اُن کو موقعہ ملے تو وہ اپنے پرانے بدلے اتاریں اور قوم کو کوئی حِس نہیں ہے۔ صرف یہ نہیں کہ حِس نہیں ہے بلکہ بے حسی کے نتیجے میں جو گناہ پیدا ہوتے ہیں اُن گناہوں میں تیزی پیدا ہو رہی ہے۔ اور شرم و حیا اس طرح قوم کی آنکھوں سے اور اس کے چہرے کے آثار سے غائب ہو رہے ہیں جیسے کبھی اُن سے کوئی تعارف ہی نہ تھا چنانچہ ایک عجیب خبر ہم نے کل اخبار میں دیکھی یا پرسوں کی بات ہے جس سے یوں معلوم ہوتا تھا جیسے میرے اوپر بجلی گر گئی ہو۔

ایسی دردناک اور ایسی ہولناک خبر ہے

اور سرخی لگانے والے نے بڑے مزے سے سرخی لگائی اس طرح واقعہ بیان کیا ہوا ہے جیسے کوئی بہت ہی دلچسپ اور لذیذ واقعہ ہوتا ہے۔ وہ خبر یہ ہے کہ پہلے تو کلاشنکوف کلچر کی باتیں تھیں اب آج کل بجلی سے چلنے والے آروں کی اتنی مانگ بڑھی ہے کہ ملک میں یہ آرے ... بند ہو گئے ہیں اور بلیک پر فروخت ہوتے ہیں اور سمگلنگ کی جا رہی ہے کہ کسی طرح اس کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو پورا کیا جا سکے اور ان آروں کی اس لئے ضرورت ہے کہ اپنے مخالف دشمنوں کے ہاتھوں کی اور پاؤں کی انگلیاں کاٹی جائیں اور بجلی سے چلنے والے آروں سے وہ کہتے ہیں جو لذت محسوس ہوتی ہے دوسرے کی انگلیاں کاٹنے کی ویسے عام آرے میں مزا نہیں ہے اور یہ خبر شائع ہو رہی ہے پاکستان کے اخبارات میں اور کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی۔ کسی نے کوئی حیا محسوس نہیں کی۔ کوئی دل نہیں لرزا اور ساتھ ہی یہ خبریں شائع ہو رہی ہیں کہ شریعت بل نافذ ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے اسلامی شریعت اس ملک میں نافذ ہو گئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کیا شیطانی اعمال پر بھی اسلامی شریعت نافذ ہو سکتی ہے۔ کیا یہ اسلامی اخلاق ہیں اور یہی مسلمانوں کا بھی بھائی چارہ ہے جس کے اوپر اسلام کا رنگ کسی طرح بھی چڑھ سکتا ہے۔ اور اس قدر بے حیائی اور بے باکی پیدا ہو چکی ہے کہ ظلموں کی مثالیں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے سے دی جا رہی ہیں۔ چنانچہ

چک سکندر کے متعلق ایک اور خبر شائع ہوئی

کہ علماء نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جس دن وہاں غریبوں کی ہولی کھیلی گئی اور نہایت ہی سفاکانہ واقعات ہوئے اور احمدیوں کو ان کے مکانوں میں زندہ جلانے کی کوشش کی گئی۔ یہی عورتوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ یہاں تک کہ جانوروں سے بھی اس قدر بغض کا اظہار کیا گیا کہ جانوروں کو گولیاں مار مار کے اُن پر تیل چھڑک کے اُن کو آگ لگا دی گئی۔ یہ جو خوفناک اور بھیانک واقعات ہوئے ہیں ان واقعات کا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ کے غلاموں کی سنت سے کوئی دور کی بھی نسبت دے تو اس نسبت دینے والے کو شیطان تو کہا جا سکتا ہے مسلمان نہیں کہا جا سکتا لیکن ان علماء نے بڑے فخر سے یہ اعلان کیا ہے کہ اُس دن جس دن ہم نے یہ ظلم کئے تھے اُس دن ہم چک سکندر میں یوم بدر منا رہے گئے۔ نعوذباللہ یہ یوم بدر کی فتح کا دن تھا۔ آپ سوچیں جس کو اسلام کی تاریخ سے ادنیٰ سی بھی واقفیت ہو اور یوم بدر کا اس کو معلوم ہو کہ

وہ کیا دن تھا۔ کس طرح چند نہتوں نے خدا کے نام پر اپنے جگر گوشے خدا کے حضور میدان جنگ میں ڈال دیئے تھے اور کس طرح ایک بہت بڑے طاقتور دشمن کو اُن خدا کے برگزیدہ بندوں نے جو نہایت کمزور اور دنیاوی سازو سامان سے بھی آراستہ نہیں تھے۔ جن کے پاس پورے ہتھیار بھی نہیں تھے اس طرح شکست دی اس بڑے غالب دشمن کو کہ اس کی مثال دنیا کی تاریخ میں شاذ کے طور پر کہیں دیکھی جا سکتی ہوگی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ دنیا کی غیر مذہبی تاریخ پہ بھی نظر ڈال کر دیکھیں تو ایسے کمزور اور ایسے سازو سامان سے ہٹے اور عاری کسی ایسی چھوٹی فوج کو جو اس طرح نہتی ہو کہ اُن کے ہر سپاہی کے پاس معمولی ہتھیار بھی نہ ہوں اتنے بڑے اور غالب دشمن پر اس قسم کی غالب اور فیصلہ کن فتح کبھی نصیب نہیں ہوئی ہوگی۔ وہ لوگ تھے جنہوں نے دعاؤں کے ساتھ، تقویٰ کے ساتھ اور خدا سے ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی گذاری اور اسی حالت میں خدا کے حضور اپنی جانیں پیش کرنے کیلئے میدان بدر میں حاضر ہوئے۔ وہ فتح اُن دعاؤں کی فتح تھی جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میدان کے ایک طرف اپنے خیمہ میں کر رہے تھے۔ اور اس قدر آپ پر (*)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو آپ کی ذاتی حفاظت کے لئے وہاں اس موقعہ پر کھڑے تھے۔ بار بار وہ چادر اوڑھاتے تھے اور اُن کی بھی حالت غیر ہوتی چلی جاتی تھی۔ اس خیمے میں جو دعائیں کی گئی تھیں یوم بدر کی یہ فتح اُن دعاؤں کی فتح تھی ورنہ میدان جنگ میں جو واقعات ہو رہے تھے اُن کی رُو سے ممکن نہیں ہے کسی صورت ممکن نہیں ہے کہ اتنے بڑے اور قوی دشمن پر اتنی کمزور اور بے سازو سامان فوج کو ایسی عظیم الشان فتح نصیب ہوئی ہے۔

چک سکندر میں سفاکی اور ظلم کی جو نئی تاریخ لکھی گئی ہے اس کو یہ بدبخت علماء یوم بدر سے مشابہ قرار دے رہے ہیں۔ جو قانون پاکستان میں بنایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی گستاخی کرنے والے کو موت کی سزا ملنی چاہیئے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ شریعت کے مطابق درست قانون ہے یا نہیں لیکن اس ملک میں یہ قانون نافذ ہے۔ اگر کبھی کوئی موقعہ اس قانون کے نفاذ کا تھا تو آج ہے۔ ان ظالموں اور بے حیاؤں پر یہ قانون چلنا چاہیئے جنہوں نے اس سفاکی اور ظلم کے دن کی مشابہت حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی اس عظیم فتح کے ساتھ دی ہے جسے یوم بدر کی فتح قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بے حیائی ایسی عام ہو چکی ہے۔ حِس اس طرح مٹ چکی ہے۔ کہ کچھ بھی احساس نہیں رہا۔

پس بجلی سے چلنے والے آروں سے

اپنے بھائیوں کی اور معصوم بچوں کی انگلیاں کاٹنے کا مزا اس قوم کے حصے میں رہ گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ جیسے کہ ایک عام معروف تصور ہے کہ بعض دوائیں ایسی ہیں یا ایک دوا ایسی ہے جو ہر بیماری کی دوا بن جاتی ہے اور اسے ہماری تصوراتی دنیا میں اکسیر کہا جاتا ہے۔ ویسے تو ہر بیماری کی خاص دوا کو بھی اکسیر کہہ دیتے ہیں لیکن اکسیر کا جو روایتی تصور ہے وہ یہ ہے کہ ایک ایسی دوا جو ہر بیماری میں کام آ جائے ہر بیماری کا نسخہ ہو۔ اس کو انگریزی میں PANACEA کہتے ہیں۔ اسی طرح بیماریوں میں سے ایک ایسی بیماری ہوتی ہے جو ہر مرض کو پیدا کرنے والی اور ہر مرض کی جڑ ہوتی ہے اور وہ تقویٰ کی کمی ہے جب دل سے تقویٰ اُٹھ جائے تو ہر قسم کی روحانی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس پاکستان کی بیماریوں کی نشاندہی کرنے کے لئے اس سے زیادہ صحیح نشاندہی ممکن نہیں کہ اس قوم کے دل سے تقویٰ اُٹھ چکا ہے جس طرح پرندہ گھونسلے کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دیتا ہے۔ اس طرح یوں معلوم ہوتا ہے کہ تقویٰ نے اس قوم کے دلوں کو خیرباد کہہ دیا ہے اور اس کی

سب سے بڑی اور بنیادی وجہ وہاں کا منحوس مولوی ہے

(*) گریہ وزاری کی حالت طاری تھی کہ بار بار جوش گریہ سے بدن کانپتا تھا تو آپ کے کندھے سے چادر گر جاتی تھی

ملاں نے اسلام کے نام پر وہ ظلموں کی ہولی کھیلی ہے، وہ فساد مچایا ہے، اس طرح قوم کے دل پھاڑے ہیں۔ اس طرح نفرتوں کی تعلیم دی ہے اور یہ اس بات سے قطع نظر کہ اسلامی اعمال اور اسلامی اخلاق کیا ہو رہا ہے اپنی حکومت کے حصول کی خاطر، اپنی بڑائی کی خاطر نام نہاد اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے وہ ایک لمبے عرصہ سے کوشش کرتے چلے آ رہے ہیں اور خواب یہ دیکھ رہے ہیں کہ اسلامی شریعت کے نفاذ کے ساتھ ہی مولوی کی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے گی۔ یہ ایک نفسانی خواہش ہے جس کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اگر اسلام سے محبت ہوتی اس مولوی کو تو اسلام کے ساتھ پاکستان کی گلیوں، اس کے شہروں، اس کے گھروں، اس کی بستیوں میں جو ظلم ہو رہا ہے، جو خون وہ اپنے بھائیوں کا کر رہا ہے وہ اسلام کا خون کر رہے ہیں۔ یہ ان کو دکھائی نہیں دیتا اسلام سے ایک ذرہ بھی محبت ہوتی تو معلوم کر لیتے کہ یہ سارا ملک دن بدن تمام اسلامی قدروں سے محروم ہوتا چلا جا رہا ہے۔

اتنا جھوٹ ہے اتنا فساد ہے۔ اتنا ظلم ہے

اتنی رشوت ستانی ہے۔ اتنی بے حسی ہے کہ دنیا کی تاریخ میں کہ قوموں کے حالات پاکستان کے آج کے حالات جیسے آپ کو دکھائی دیں گے۔

پس ان سب بلاؤں کا تو درحقیقت ایک ہی علاج ہے کہ یہ سب سے بڑی بلا جو ملاں ہے، ساری قوم اس پر لعنت ڈالے اور دعائیں کرے اور گڑگڑائے کہ اے خدا ہمیں اس لعنت سے نجات بخش کیونکہ جب تک یہ لعنت ملک پر سوار ہے کبھی بھی اس ملک کے لئے کوئی نجات کی راہ نہیں نکل سکتی۔ پس اگر کبھی پہلے ضرورت تھی کہ ملاں سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اور ساری قوم متحد ہو کر اس لعنت سے نجات پانے کا فیصلہ کرے تو آج یہ وقت ہے۔ کیونکہ آج پاکستان یا ملاں پاکستان کی زندگی اور موت کا سوال بن کر کھڑا ہوا ہے

اگر یہ ملاں ابھی اسی نحوست کے ساتھ باقی رہا تو یہ ملک باقی نہیں رہ سکتا۔

اس لئے ہر وہ محب وطن جس کو پاکستان سے پیار ہے ہر وہ اسلام سے محبت کرنے والا جس کو اسلامی قدروں سے پیار ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اس ملاں کے خلاف علم بغاوت بلند کرے اور قوم میں یہ احساس پیدا کرے کہ یہ اسلام کے علمبردار اور اسلام سے پیار کرنے والی قوم نہیں بلکہ ظالم اور سفاک لوگ ہیں جن کو اسلامی قدروں کو پامال ہوتے دیکھنے کے باوجود کوئی دکھ نہیں ہوتا۔ کوئی شعور بیدار نہیں ہوتا۔ اور ظلم اور سفاکی کو عام ہوتے ہوئے دیکھنے کے باوجود ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ان کو کوئی احساس نہیں ہوتا کہ یہ کیا ظلم ہو رہے ہیں اور اس کے باوجود اسلامی شریعت کا نام ہے۔ جو ڈنکے کی چوٹ لیا جا رہا ہے اور ساری دنیا میں اعلان ہو رہا ہے کہ ہم سب سے زیادہ اسلام سے محبت کرنے والے، اسلام کو نافذ کرنے والے ہیں۔

شراب خوری اتنی عام ہو چکی ہے کہ عام خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تو اب کوئی کبھی کبھار سننے والا واقعہ نہیں رہا۔ یہ تو روز مرہ زندگی کا حصہ بن گیا ہے۔ قوم کی ایک بھاری تعداد DRUG ADDICTION میں مبتلا ہو چکی ہے یعنی وہ جو نشہ آور دوائیں ہیں ان کی عادی بن رہی ہے یا ان کی تجارت کر رہی ہے۔ ہر قسم کی بدیاں جو سوچی جا سکتی ہیں وہ اس وقت اس قوم پر نافذ ہو چکی ہیں۔ اس لئے یہ وقت ہے کہ دعاؤں کے ذریعے پاکستان کی مدد کی جائے اور اگرچہ ساری دنیا میں ۱۲۰ ملکوں کے احمدی پاکستانی تو نہیں ہیں لیکن پاکستان کے متعلق میں بارہا پہلے کہہ چکا ہوں کہ پاکستان سے ایک لمبے عرصے تک اسلام کا نام بلند ہوا ہے اور دنیا کے کونے کونے تک پہنچا ہے اور یہ ۱۲۰ ملک کسی نہ کسی رنگ میں جہاں ہندوستان کے زیر احسان ہیں کہ وہاں سے اسلام کی احیاء نو کا آغاز ہوا تھا، وہاں پارٹیشن کے بعد پاکستان کے بھی زیر احسان ہیں۔ پس آج ان دونوں ملکوں کے لئے دعا کرنی چاہیئے لیکن پاکستان کے لئے خصوصیت سے اس لئے کہ یہ اسلام کے نام پر قائم کیا گیا تھا اور اسلام کے نام پر قائم ہونے کے باوجود ہر غیر اسلامی حرکت کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ یہاں تک کہ ہندوستان کی ایمبیسی کی طرف سے حال ہی میں کچھ پمفلٹس تقسیم ہوئے ہیں۔ اُن پمفلٹس میں سے ایک کو دیکھ کر تو میرا سر شرم سے جھک گیا اور یوں لگتا تھا جیسے دل کٹ گیا ہے۔ ہندوستان کی حکومت پاکستان کو یہ بتا رہی تھی کہ تم نے اسلام کے نام پر یہ ملک قائم کیا تھا۔ یہ حرکتیں جو تم لوگ کر رہے ہو کیا یہ اسلامی حرکتیں ہیں اور وہ حرکتیں گنائی ہوئی تھیں کہ اس طرح تم ایک دوسرے کا خون کر رہے ہو۔ اس طرح یہ ہو رہا ہے اس طرح وہ ہو رہا ہے۔

ہر بدی جس کے خلاف اسلام نے جہاد کیا ہے وہ تمہارے اندر قائم ہو چکی ہے

راسخ ہو چکی ہے اور باتیں کرتے ہو کہ ہم اسلام کے نام پر قائم ہوئے تھے وہ تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ جنگ مسلمان اور غیر مسلم کی جنگ نہیں ہے۔ اُن کا مقصد تو یہ تھا کہ دنیا کو یہ بتائیں کہ مسلمان ممالک بے شک پاکستان کی حمایت نہ کریں کیونکہ ہرگز یہاں اسلام اور غیر اسلام کا مقابلہ نہیں ہے بلکہ ایک غیر اسلامی اقدار میں ہندوستان سے آگے بڑھے ہوئے ملک کا ایک ایسے غیر مسلم ملک سے مقابلہ ہے جو نسبتاً اسلامی اقدار سے کچھ زیادہ تعلق رکھتا ہے اگرچہ اسلام کے نام پر نہ بھی ہو۔ یعنی یہ موازنہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن مسلمان کے لئے ایک ہندو ملک کی ایمبیسی کی طرف سے شائع ہونے والا یہ لٹریچر تو ایسا لٹریچر ہے کہ وہ شرم سے کٹ مرے۔

پس اس لحاظ سے دونوں ملکوں کا تمام دنیا پر ایک احسان ہے۔ اس احسان کو یاد رکھتے ہوئے ہندوستان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ملک کے باشندوں سے انصاف اور تقویٰ کے ساتھ پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے ہی ملک کے باشندوں کے حقوق ان کو دینے کا حوصلہ عطا کرے اور ظلم اور سفاکی سے اُن کے ہاتھ روکے۔ وہاں پاکستان کے لئے دعا کرنی چاہیئے کہ یہ جو موجودہ حالات ہیں ان حالات میں تو یہ ملک بچتا ہوا دکھائی نہیں دیتا کیونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے نام پر اور خدائے واحد و یگانہ کے نام پر یہ ملک مانگا گیا تھا اور یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ اس لئے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہوش عطا کرے۔ واپس اسلامی قدروں کی طرف لوٹنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب سے بڑی دعا کہ ملاں کی نحوست سے ان کو نجات عطا فرمائے۔

جہاں تک مولویوں کا تعلق ہے وہ جماعت احمدیہ کی مخالفت میں آج بھی اسی طرح مصروف ہیں جس طرح پہلے مصروف تھے۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ باہر دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اُن کو یہ بھی پتہ نہیں کہ پاکستان کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ صرف ایک رٹ ہے کہ نام کی اسلامی شریعت کی حکومت قائم ہو جائے اور جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ فساد افتراء پردازی، جھوٹ، دنگا، سازشیں یہی ان کی زندگی کا مقصد ہیں اس میں مبتلا رہتے ہوئے اس نشے میں مست وہ اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی ہر کوشش کر دیکھی ہے یہاں تک کہ آج ساری قوم کے لئے وہ خطرہ بن چکے ہیں۔ اس لئے میں نصیحتاً اُن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اُن کو یہ بتاتا ہوں بڑی عاجزی کے ساتھ اُن کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اگر وہ اپنی عاقبت کی خیر چاہتے ہیں۔ اگر وہ ملک کی عاقبت کی خیر چاہتے ہیں۔ اگر وہ اسلام سے کچھ معمولی سی بھی محبت رکھتے ہیں تو مخالفت بیشک کریں لیکن اسلامی طرز کی مخالفت کریں۔ اس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے صدقے میں اُن سے یہ التجا کرتا ہوں کہ مخالفت ویسی کریں جیسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم اپنے مخالفوں کی کیا کرتے

تھے۔ یہ میں نہیں کہتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اُن کے ہیں، ہرگز میرا یہ کہنے کا مطلب نہیں جو نقشہ میں نے کھینچا ہے اس کے بعد یہ کہنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اُن کے ہیں، یہ تو بڑا ظلم ہوگا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہمارے ہیں۔ پس

اس دعوٰی کی شرم رکھیں اور مخالفت بھی کرنی ہے تو سنتِ مصطفیٰ کے مطابق مخالفت کریں

پھر ہمیں کوئی عذر نہیں۔ پھر خدا کی تقدیر کے حوالے کریں جو بھی فیصلہ خدا کی تقدیر کرے گی اس پہ ہم راضی ہیں اور ساری دنیا کو اس پہ راضی ہونا پڑے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان مخالفتوں کا ذکر کرتے ہوئے اسی رنگ میں علماء کو کچھ نصیحتیں کی تھیں۔ کچھ امور کی طرف ان کو متوجہ کیا تھا اس لئے آپ کے الفاظ میں یہ اقتباسات پڑھ کر میں آج کے اس خطبے کو ختم کروں گا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

• خدا تعالیٰ اپنی تائیدات اور اپنے نشانوں کو ابھی ختم نہیں کر چکا اور اسی کی ذات کی مجھے قسم ہے کہ وہ بس نہیں کرے گا۔ جب تک میری سچائی دنیا پر ظاہر نہ کر دے پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو خدا کا خوف کرو اور حد سے مت بڑھو اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام و نشان نہ رہتا مگر تم نے دیکھا ہے کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شاملِ حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔ دیکھو کس قدر دشمن ہیں جو میرے ساتھ مباہلہ کر کے ہلاک ہو گئے۔ اب بندگانِ خدا! کچھ تو سوچو۔ کیا خدا تعالیٰ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ کیا کرتا ہے ؟

پھر فرماتے ہیں :-

کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح جو شورِ بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا، پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ (یعنی کون جانتا تھا کہ اس سب کے باوجود میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا)۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔"

پھر آخر پر حضور نصیحتاً علماء کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں یعنی ان مخالف علماء کو جنہوں نے اپنی زندگیاں احمدیت کو نیست و نابود کرنے کے لئے وقف کر رکھی تھیں اور آج بھی کی ہوئی ہیں۔

"میں نصیحتاً للہ مخالف علماء اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر! آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں......

یعنی بجائے اس کے کہ تم گند بکنے میں، سازشوں میں، فتنہ پردازیوں میں حد سے بڑھ جاؤ جیسا کہ بڑھ بھی چکے ہو۔ میں تمہیں ایک اور طریق بتاتا ہوں۔ اگر تمہیں خدا پہ ایمان ہے اور خدا کی خاطر تم مخالفت کر رہے ہو تو دعاؤں سے کام کیوں نہیں لیتے۔ مسجدوں سے نکل کر گلیوں اور گھروں میں فساد برپا کرنے کی خاطر جو بھڑک بھڑک کے نکلتے ہو، واپس مسجدوں کو لوٹو اور سجدوں میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ اور دعائیں کرو کہ اے خدا! یہ وہ شخص ہے جو ظالم ہے جس نے ایک ظالم جماعت پیدا کی ہے اور یہ تیرے دشمن لوگ ہیں۔ ہم بھی ان کے دشمن تیری خاطر ہیں پس تو ہماری مدد فرما اور ان کو نیست و نابود کرنے میں آسمان سے کارروائی کر کیونکہ ہماری زمین کی کارروائیاں تو بالکل ناکام اور نامراد ہو چکی ہیں۔ یہ مراد ہے کہ اس رنگ میں تم دعائیں کرو۔ استیصال چاہو۔ یعنی مجھے کلیتہً ملیا میٹ کر دینے کے لئے دعائیں کرو۔ جڑوں سے اکھیڑ پھینکنے کے لئے دعائیں کرو۔

...... پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہوں گی۔ اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرتِ گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی (کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو وہ لعنت اسی کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں۔

پس یہی ایک طریق رہ گیا ہے۔ علماء کی سرشت کو میں جانتا ہوں اور باوجود اس کے کہ جس طرح یہ نصیحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کامل خلوص سے للہ کی تھی میں بھی اسی طرح عاجزانہ غلامی کے رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کرتے ہوئے اسی طرح خلوص اور عجز کے ساتھ اور تقوی کے ساتھ کر رہا ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ان علماء کی سرشت کو ہم جانتے ہیں۔ یہ اس طرف متوجہ نہیں ہوں گے اور شرارت سے کبھی باز نہیں آئیں گے۔ قوم پر جو بلا ٹوٹ جائے، جو قیامت گزر جائے ان کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہوں نے اپنی ضد اور بیباکیوں سے باز نہیں آنا۔ اور یہ اسی طرح فساد اور فتنے میں مبتلا رہیں گے لیکن میں آج یہ بھی ان کو بتانا چاہتا ہوں اور جماعت احمدیہ کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ

خدا تعالیٰ نے مجھے ایک عظیم الشان خوشخبری عطا کی ہے

جس کے پورا ہونے کے دن آ چکے ہیں۔

میں نے چند دن ہوئے رؤیا میں دیکھا کہ تذکرہ میرے سامنے کھلا پڑا ہے اور اس کے ایک طرف ایک پیراگراف ہے جس پر میری نظریں مرکوز ہیں اور میرے ذہن میں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ہے جس کے پورا ہونے کے دن آ چکے ہیں۔ اور وہ پیشگوئی میں پڑھتا ہوں اس میں سے سب سے مرکزی بات جس پر میری نظر اٹک جاتی ہے اور وہ طرزِ بیان دل کو بہت ہی لذت پہنچاتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ علماء اپنی مخالفت سے باز نہیں آئیں گے اور جس طرح دکھ اور آزار پہنچانے کے لئے دن رات کوشش کر رہے ہیں اسی طرح کرتے چلے جائیں گے لیکن جس طرح خزاں کے موسم میں بھڑوں کے ڈنگ جھڑ جاتے ہیں اور وہ نیش زنی کرنے سے عاجز آ جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ان کا دل نہیں چاہتا۔ پنجابی میں ہے تو ہم ان کو "دوگا" کہا کرتے تھے۔ اردو میں مجھے علم نہیں لیکن وہ الفاظ جو الہام کے وہاں لکھے ہوئے ہیں وہ "دوگے" کے لفظ ہی لکھے ہوئے ہیں اور وہ مضمون تو بالکل یہی ہے، الفاظ ممکن ہے آگے پیچھے ہو چکے ہوں ذہن میں پوری طرح وہ یاد نہ رہے ہوں۔ وہ یہ تھے کہ مولوی تو اپنی شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے اور ڈنگ مارتے چلے جائیں گے لیکن خدا کی تقدیر ان کو "دوگا" کر دے گی اور ڈنگ مارنے کی طاقت ان سے جاتی رہے گی۔

پس یہ وہ خوشخبری ہے جو میں دیکھ رہا ہوں کہ لازماً اس کے پورا ہونے کے دن آ رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر عطا فرمائی ہے اور میں نہیں جانتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (حصہ کالم ۲ پر)

محلہ میں ہیں وہاں زیادہ غیر احمدی ہیں جب فائرنگ شروع ہوئی تو عورتیں بچے وغیرہ بھائی جان کے گھر پناہ لے رہے تھے کہ ان کے ہمسائے نے انہیں گولی ماردی خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے میرے چچا جان مولوی عبد الخالق صاحب کے پاس ان کا وفد آیا کہ آپ اسلام قبول کرلیں ہم آپ کو کچھ نہیں کہیں گے چچا جان نے جواب دیا میں پہلے ہی خدا کے فضل سے مسلمان ہوں آپ نے جو کرنا ہے کرلیں سامان وغیرہ پہلے آپ نے لوٹ لیا موت سے آپ ہمیں نہیں ڈرا سکتے آپ یہی کریں گے کہ گولی ماردیں گے سو ماردیں۔ ہمیں پرواہ نہیں۔ فالحمدللہ کہ اس طرح ہمارے

قبولِ احمدیت کے ایمان افروز واقعات

چک سکندر میں احمدیت کا نفوذ

از محترمہ رضیہ اشرف صاحبہ ڈنمارک

ہمارا گاؤں چک سکندر نمبر ۲۰ ہے جو آج کل میدانِ کربلا کا نظارہ پیش کررہا ہے۔ اس چک میں احمدیت ہمارے دادا جان کے ذریعے داخل ہوئی ہمارے دادا جان حافظ احمد دین بہت بڑے عالم تھے اہلحدیث تھے دور دور سے لوگ ان کے پاس علم سیکھنے آتے تھے جب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں ظہور مہدی کے متعلق پوری ہوتی دیکھیں تو اس جستجو میں رہنے کہ کہیں سے پتہ چلے کہ کسی شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تو نہیں کیا اس وقت لوگ گجرات مویشی لے کر جاتے تھے کسی نے آکر بتایا کہ قادیان میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس وقت موٹر گاڑیاں تو تھیں نہیں آپ پیدل چل کر قادیان پہنچے اسی وقت مجلس لگی ہوئی تھی حضور مجلس میں تشریف فرما تھے دادا جان نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضور نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا دادا جان نے ایک دفعہ پھر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضور نے دوبارہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا حاضرین میں سے کسی نے سوال کیا کہ آنے والے نے دو دفعہ سلام کیوں کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اپنا اور ایک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ہمارے دادا جان کچھ دن حضور کی خدمت میں رہے اور بیعت سے مشرف یاب ہوئے الحمدللہ دادا جان کا نام حضور کے ۳۱۳ صحابہ میں درج ہے آپ جب قادیان سے واپس گاؤں پہنچے تو پہلے تو سارے ہی گاؤں کے امام ہوا کرتے تھے لیکن واپسی پر فرمایا کہ میں اب آپ کے کام کا نہیں رہا لہذا آپ اپنا نیا امام مقرر کرلیں تو سب نے عرض کی کہ آپ نے اتنے بڑے عالم ہو کر یہ رستہ اپنایا ہے تو ہم کیا چیز ہیں تو یوں ایک دفعہ سارے کا سارا گاؤں احمدیت میں داخل ہوگیا کچھ عرصہ بعد جب حضور کی طرف سے چندے کی تحریک ہوئی تو بہت سے گھرانے یہ کہہ کر بدل گئے کہ امام مہدی چندے مانگتا ہے۔ لیکن مسلم شیخ برادری اپنے ایمان پر ثابت قدم رہی اور آج کے آفات و مصائب میں بھی خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے انہوں نے وہ ثابت قدمی دکھائی ہے کہ دل سے بے اختیار نکلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل نازل کرتا ہے کوئی نہیں جو اس کے فضلوں کو روک سکے انہوں نے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کردیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے اور اپنے ایمان پر ہمیشہ ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ہمارے گھرانے کے ساتھ ان کے باپ دادوں سے بہت قریبی تعلقات ہیں سب بھائی بھائی بنے ہوئے تھے اسی طرح مکرم رفیق احمد ثاقب شہید میرے میاں کے بھائی تھے ماسٹر عبد الرزاق صاحب جن کے پھیپھڑے میں گولی لگی میرے چچا زاد بھائی اور میرے میاں کے ماموں زاد ہیں ان کو پولیس نے ہسپتال سے ہتھکڑیاں لگائی ہیں باوجود ڈاکٹری رپورٹ کے ابھی بہت کمزور ہیں پولیس ہسپتال میں ان کا پہرہ دے رہی تھی مسلم شیخ برادری کے ان جس بزرگوار کو خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی اور وہ اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت و تندرستی عطا فرمائے آمین۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کے طفیل ہمیں بھی اپنے ایمان پر ہمیشہ ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

اعلان برائے ڈاک

تمام احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ ۱۱ر جون سے ڈاک کی شرح میں اضافہ ہوا ہے براہ کرم پوری شرح کے مطابق ٹکٹ لگائیں کیونکہ بہت سے خطوط بیرنگ آرہے ہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

شکریہ

میرے خاوند محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی وفات پر میرے تمام اندرون و بیرون ہند سے تعزیت اور دلی ہمدردی پر مشتمل کئی خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں ان تمام احباب کا اپنی جانب سے اور اپنے بچوں کی جانب سے دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میری بھائیوں اور بہنوں سے یہی درخواست ہے کہ محترم مولوی صاحب موصوف کی مغفرت اور اعلیٰ علیین میں قرب خاص عطا ہونے کے لئے دعا کریں خدا کرے کہ ہم سب ان کے نیک نمونے پر چلنے والے ہوں۔ آمین۔

خاکسار

صدیقہ بیگم اہلیہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی مرحوم مغفور

درخواست ہائے دعا

- محترمہ شاکرہ شکور خان صاحبہ نے لندن میں ایک نیا بزنس شروع کیا ہے۔ احباب کرام سے اس کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ موصوفہ نے بطور اعانت بدر (40 پاؤنڈ) پاؤنڈ بھجوائے ہیں۔ فجزاھا اللہ خیرًا
- محترمہ فریال ظفر صاحبہ U.K تحریر فرماتی ہیں کہ میرے خاوند محترم منیر احمد ظفر کی ہمشیرہ اور والدہ صاحبہ پاکستان لاہور میں بہت بیمار ہیں ان دونوں کی کامل صحت والی لمبی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
- مکرم ادریس انجم صاحب عمان ۲۳۴/- مکرم بشیر احمد صاحب نظامی ۱۱۷/- مکرم احمد خان صاحب ۶۸/- مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب ۴۶/- مکرم کریم احمد صاحب ۴۶/- مکرم غلام قادر صاحب چیمہ ۲۰۰/- مکرم اللہ یار منور صاحب ۴۶/- مکرم ایم رفیق احمد صاحب ۴۶/- مکرم محمد بن صالح صاحب ۴۶/- مکرم عبد المالک صاحب ۱۱۷/- روپے مندرجہ بالا احباب نے اعانت بدر میں ادائیگی کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ ان جملہ احباب کو جزائے خیر دے۔ آمین

[illegible] (ادارہ)

بقیہ خطبہ جمعہ: ... الہامات میں ان الفاظ میں کوئی پیشگوئی تھی یا نہیں تھی مگر جس رنگ میں خدا نے مجھے یہ خبر دی ہے یہ مضمون ضرور کہیں موجود ہے پس ان مولویوں کو میں یہ کہتا ہوں کہ جو زور تم سے لگتا ہے لگاتے چلے جاؤ۔ دعائیں کرو، گریہ وزاری کرو۔ اور اس کی توفیق نہیں تو گالیاں بکتے چلے جاؤ۔ ہر قسم کی سازشیں کرو مگر میرے خدا نے یہ فیصلہ کرلیا ہے اور جماعت احمدیہ کے خدا نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اس کی تقدیر تمہارے ڈنگ نکال دے گی اور جماعت کو بالآخر تمہارے آزاروں سے نجات بخشی جائے گی۔

ریلیف فنڈ

برائے متأثرین زلزلہ ایران

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایران کے حالیہ زلزلہ میں خوفناک تباہی پر جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دلی افسوس اور گہرے دُکھ کا اظہار فرمایا ہے اور جماعت ہائے احمدیہ بھارت کیلئے جو ہدایات موصول ہوئی ہیں اُن کی روشنی میں تحریر ہے کہ

(۱) جماعتیں فوری طور پر افسوس اور اظہار ہمدردی کی قرارداد پاس کر کے سفارتخانہ ایران نئی دہلی کی وساطت سے صدر اور وزیر اعظم ایران کے نام ارسال کریں اور اسکی نقل مرکز کے ریکارڈ کیلئے نظارت امور عامہ قادیان بھجوائیں۔

(۲) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ تاکیدی ارشاد ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے ایرانی مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے فوری طور پر امدادی رقوم جمع کر کے پیش کریں۔ لہٰذا جماعت ہائے احمدیہ بھارت فوری طور پر امدادی رقوم جمع کر کے قادیان بھجوائیں تاکہ مرکز کی طرف سے یکجائی طور پر یہ رقوم بتوسط ایرانی سفارتخانہ مصیبت زدگان کو بھجوائی جا سکے۔ جمع شدہ رقوم بلا تاخیر ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجوانے جائیں۔ تاکید ہے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

محترم مولانا سید اعجاز احمد صاحب مرحوم ڈھاکہ بنگلہ دیش کا ذکر خیر

مکرم سید ممتاز احمد صاحب نے یہ افسوسناک اطلاع دی ہے کہ ان کے والد محترم مولانا سید اعجاز احمد صاحب مرحوم ڈھاکہ بنگلہ دیش بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۱۸ رمئی ۱۹۹۰ء کو ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

حضرت مولانا سید محمد عبدالواحد صاحب آف برہمن باڑیہ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط و کتابت کی جس کا ذکر حضور علیہ السلام نے براہین احمدیہ جلد پنجم میں بھی فرمایا ہے اور جو غیر منقسم بنگال کے پہلے امیر بھی رہ چکے تھے۔ محترم مولانا سید اعجاز احمد صاحب مرحوم ان کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر وقف زندگی کر کے خدمت سلسلہ میں آ گئے۔ اور کامیاب مبلغ کی حیثیت سے اسلام اور احمدیت کی خدمت بجا لاتے رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفقت و نظر کرم کے مورد رہے۔

مولانا صاحب مرحوم کو اسلام و احمدیت کے لٹریچر کے وسیع مطالعہ کے سبب دینی علوم پر دسترس حاصل تھی۔ چنانچہ بنگلہ زبان میں کئی کتب ان کی یادگار ہیں۔ علاوہ ازیں مرحوم ایک اچھے اسپورٹس مین کے طور پر فٹ بال اور ہاکی کے میچوں میں نمایاں حصہ لیتے رہے۔ بہترین تیراک اور ماہر سائیکل سوار تھے۔ شکار کا بھی بہت شوق تھا۔ نہایت جرأت مند۔ باحوصلہ اور حلیم الطبع تھے اور مرحوم کی ساری زندگی وہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" کا نمونہ تھی اس لئے اپنوں اور غیروں میں ہر دل عزیز تھے۔

اللہ تعالیٰ مولانا صاحب مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان اور اقرباء کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحوم کے بیٹے محترم سید ممتاز احمد صاحب آف بنگلہ دیش نے وفات کی اطلاع دیتے ہوئے مذکورہ بالا کوائف ارسال فرمائے ہیں۔ احباب جماعت انہیں بھی اور مرحوم کے بھانجہ محترم محمد یامین صاحب کو بھی جنہیں سلسلہ کی غیر معمولی مالی قربانیوں کی توفیق ملی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ادارہ بدر)

بنگال میں تبلیغی جلسہ

مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید بنگال سے لکھتے ہیں کہ ایک علمی پیمانے پر تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں پمفلٹ کے ذریعہ عام تشہیر بھی کی گئی۔ اور بعض معزز شخصیتوں کو بھی مدعو کیا گیا ۲۵ جون کو مکرم جمعہ خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ مہمان خصوصی جناب عباس چندر مہانتی صاحب سابق M.P. اور مکرم روی مسرا پنچایت سیکرٹری چپارسیاں اور راجکھاندی کے سابق سرپنچ اور ہندو اخباری نمائندوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم ظہور الحق صاحب نے تاریخ جماعت احمدیہ بنگال پر روشنی ڈالی۔ مکرم ڈاکٹر شیخ شمس الحق صاحب پروفیسر کیندراپاڑہ کالج نے ثابت کیا کہ اسلام تلوار کے ذریعہ نہیں پھیلا اس کے بعد اڑیہ نظم پیش کی گئی۔ پھر مکرم ماسٹر مشتاق احمد صاحب اف کیرنگ نے ہندو شاستروں سے توحید کو ثابت کیا اور مکرم شمس الحق خان معلم وقف جدید بنگال نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قرآن مجید وید اور گیتا کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی اکرم شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کی تقریر بھی ہوئی صدر اجلاس نے حاضرین کا

شکریہ ادا کیا اور حاضرین کی ناشتہ سے تواضع کی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

جملہ قائدین کرام و احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضور انور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تیرھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے بارھویں سالانہ اجتماع کے لئے مورخہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو تلقین فرمائیں۔ خدا کرے کہ مرکز سلسلہ قادیان میں منعقد ہونے والا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔ آمین

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ہمارے پیارے رسولؐ غیروں میں مقبول

جناب گاندھی جی کا ارشاد

"اسلام اپنے عروج کے زمانہ میں بھی تعصب اور غیر رواداری سے پاک رہا ہے۔ دنیا اس کے احترام پر آمادہ تھی۔ جب مغرب پر تاریکی مسلط تھی تو مشرق کے افق پر ایک روشن ستارہ طلوع ہوا اور اس نے مصائب و آلام سے برباد شدہ دنیا کو آرام اور روشنی سے شادکام کیا۔ اسلام سچا مذہب ہے۔ ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ نیک نیتی سے اس کا مطالعہ کریں۔ وہ بھی اسلام سے ایسی ہی محبت کریں گے جس طرح کہ میں کرتا ہوں۔

اگر ہندو اپنی حالت درست کرلیں تو مجھے یقین ہے کہ اسلام ایسے مناظر پیش کرے گا جو اس کی قدیم فراخ دلی کی روایات کے شایان شان ہوں گے۔"

(اخبار سیاست لاہور ۹ جون ۱۹۲۴ء)

اعلان نکاح

مؤرخہ ۱۷/۶/۹۰ کو مسجد مبارک قادیان میں بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے عزیزم چوہدری مسعود احمد صاحب کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ شہناز بانو صاحبہ بنت مکرم دادا بھائی صاحب ہبلی (صوبہ کرناٹک) گیارہ ہزار ایک سو روپے حق مہر پر اعلان فرمایا۔ خطبہ نکاح میں ہر دو خاندانوں کے مختصر کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ عزیزم چوہدری مسعود احمد کارکن سلسلہ کے والد مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش کو بطور ناظر سلسلہ اور ان کے دادا مکرم چوہدری شفیع احمد صاحب اور پڑدادا حضرت چوہدری غلام محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو زندگی بھر سلسلہ کی خدمات کا موقعہ ملا۔ ایجاب و قبول کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔

جانبین کے لئے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

خصوصی درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ القدیر سلمہا اہلیہ عزیز عبدالمومن صاحب مالاباری، کافی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار چلی آرہی ہیں اور آجکل امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ قارئین کرام سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار: عبدالحق فضل ایڈیٹر بدر)

دورہ نمائندہ انصار اللہ

مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر قائد تعلیم مجلس انصار اللہ بھارت آجکل آندھرا۔ کرناٹک۔ کیرلا اور تامل ناڈو کی مجالس کے دورہ پر ہیں۔ زعمائے کرام سے درخواست ہے کہ تشخیص بجٹ۔ وصولی چندہ انصار اللہ و عطایا برائے تعمیر گیسٹ ہاؤس اور دیگر تعلیمی و تربیتی امور میں موصوف کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔ جماعتی عہدیداران اور مبلغین و معلمین کرام سے بھی خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان)

ہفتہ قرآن مجید

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہفتہ قرآن مجید ۱۴ تا ۲۱ جولائی کی تاریخوں میں منانے کا اہتمام کریں (عید الاضحیہ کی وجہ سے تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔) تقاریر کے لئے بعض عنوانات درج ذیل ہیں:۔

• قرآن مجید ایک دائمی اور عالمگیر شریعت ہے • قرآن مجید کی عظمت و شان
• قرآن مجید کے دنیا پر احسانات • قرآن مجید کی تعلیم عالم آخرت سے متعلق
• ہستی باری تعالیٰ اور قرآن مجید • قرآن مجید کی رو سے علم و معرفت الٰہی کے حصول کے ذرائع • قرآن کریم میں سلسلہ الہامی کتب کی قائم رہنے والی صداقتیں۔
• قرآن کریم کی رو سے اعمال صالحہ اور ذکر الٰہی کی ضرورت و اہمیت۔
• فلاح و نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ • تقویٰ اللہ اختیار کرنے کا حکم
• تربیت اولاد اور اطاعت والدین کے متعلق قرآنی تعلیمات۔
• لقاء الٰہی کے متعلق قرآن کریم کی راہنمائی۔

تمام عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ ہفتہ قرآن کریم کو پوری شان و اہتمام سے کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور جلسوں میں احباب جماعت مرد و زن اور بچوں کو شریک کرکے قرآن کریم کے معارف سے آگاہ کریں۔ اور مختصر و جامع رپورٹیں نظارت تبلیغ میں بھجوائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مرکزی مساجد کے لئے جائے نماز کی فراہمی

مرکزی مساجد (مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ قادیان) میں جائے نماز (دریوں) کی کمی ہوگئی ہے۔ اس کمی کو دور کرنے کے لئے تقریباً سو دریوں کی ضرورت ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مخیر احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کے لئے تحریک کرنے کی اجازت دی ہے۔ ایک دری کی قیمت ایک ہزار روپے ہے۔ مخیر احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

اپنے عطایا محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھجوائیں۔

چونکہ جلسہ سالانہ سے قبل یہ دریاں تیار کروانی ضروری ہیں اور ان کی بنائی کے لئے کئی ماہ پہلے آرڈر دینا ضروری ہے اس لئے احباب کی خدمت میں جلد اور خصوصی توجہ کی درخواست ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

مؤرخہ ۲۶/۵/۹۰ کو بعد نماز عشاء مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر مبلغ نیپال نے خاکسار کے بیٹے عزیز دلیر انجم ساکن بتھولی ضلع بیگوسرائے کا نکاح بعوض مبلغ اکیس ہزار روپے حق مہر، ہمراہ عزیزہ کاشانہ زینت بنت مکرم سید ظفر احمد صاحب ایڈوکیٹ ساکن پرکھوپٹی ضلع دربھنگہ بہار پڑھا۔ مبلغ صاحب موصوف نے موقعہ کی مناسبت سے خطبہ دیا۔

اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ ہر جہت سے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

مبلغ پچاس روپے اعانت بدر اور پچاس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار: محمد نور عالم احمدی۔ سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

• مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظر نشر و اشاعت قادیان کی والدہ محترمہ بعارضہ کینسر شدید طور پر بیمار ہیں کامل و عاجل شفا کے لئے دعا کی درخواست ہے (ایڈیٹر)

قادیان میں یوم خلافت کی تقریب (بقیہ صفحہ ۳)

نوعیت کی ہوتی ہیں اور بعض کا وقت سالوں اور ان کا اثر صدیوں کا ہوتا ہے۔ ایسی ہی تحریکوں میں سے صد سالہ جشن تشکر کی تحریک بھی ہے جس کے پھل آئندہ سو سال تک لوگ کھاتے رہیں گے۔ اس بابرکت تحریک کے منانے کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دور میں ابتدائی منازل طے ہوئیں۔ اور اس کے خد و خال تیار ہوئے اور خلافت رابعہ کے دور میں پوری آب و تاب کے ساتھ ظہور پذیر ہوئی۔ اس تحریک کے بہت سے پہلو ہیں اور اس کے جو شیریں ثمرات ظاہر ہوئے وہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایسا سمندر ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں۔ مخالف طاقتوں نے اسے ناکام بنانے کی پوری کوشش کی اس کے باوجود غریب اور مٹھی بھر جماعت کی حقیر مساعی کے خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جو نتائج ظاہر ہوئے وہ ہمارے وہم و گمان سے بھی باہر ہیں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اس قدر تشہیر جماعت کی بین الاقوامی طور پر ہوگی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مخالفانہ ماحول میں اس کی تیاری ہوئی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بے سرو سامانی کی حالت میں ہجرت کرنی پڑی اور دوسری جگہ جا کر نئے سرے سے کام شروع کرنا پڑا اور رکاوٹیں بھی بہت ہوئیں۔ مستقل عملہ بھی نہ تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی معمولی سا جشن منایا جائے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ مایوس نہ ہونا دشمن سمجھتا ہے کہ وہ اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب ہو جائے گا' ایسا ہرگز نہ ہوگا ہم یہ جشن اس شان و شوکت سے منائیں گے کہ دنیا کے کان کے پردے پھٹ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دنیا کا کوئی ملک خطہ ایسا نہ ہوگا جہاں جماعت کے جشن منانے کی دھوم نہ مچ گئی ہو۔ اس تحریک کے بعض کام عارضی نوعیت کے تھے جیسے غرباء کو کھانا کھلانا۔ اسیروں کی امداد اور مریضوں کی عیادت وغیرہ اور بعض مستقل جیسے تراجم قرآن مجید اور دیگر لٹریچر کی اشاعت اور لاکھوں روپیہ کے خرچ سے تیار کی گئی مستقل نمائشیں وغیرہ اسی طرح وقف نو کی تحریک اور مباہلہ کی برکات بھی اسی جشن تشکر سے وابستہ ہیں جن کا اثر دیر تک جاری ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

صدارتی خطاب :-

آخر پر محترم صدر صاحب اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بھی خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت تھا اور آپ طبعی عمر گزار کر وفات پا گئے آپ کی وفات پر یکا یک سارے غم کے زلزلہ ہو رہے تھے خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا آپ کے وجود سے دین کو تمکنت حاصل ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور وہ دائمی ہے۔

صدر محترم نے فرمایا کہ دوسری قدرت یعنی خلافت کے جاری رہنے کے لئے خدا تعالیٰ نے جو وعدے آیت استخلاف میں کئے ہیں وہ بہت اہم اور قوموں کی زندگی کے لئے ضروری ہیں آپ نے ان وعدوں کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے تاریخی واقعات بیان کئے اور آخر پر اجتماعی دعا کرائی اس کے ساتھ ہی یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

بمقام چھوٹا کلکتہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

صوبہ مغربی بنگال میں ایک مقام "چھوٹا کلکتہ" کے نام سے ہے جو دارالتبلیغ کلکتہ سے کافی دوری پر واقع ہے۔ یہاں احمدیوں کے تین گھرانے آباد ہیں جو ماشاء اللہ جماعتی کاموں میں کافی جوش و خروش رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کی خواہش کے مطابق وہاں پر جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جلسہ پیشوایان مذاہب' جماعت احمدیہ کلکتہ کے تعاون سے منعقد کیا گیا۔ حسب پروگرام بروز اتوار مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۹۰ء کو ایک وفد کلکتہ سے چھوٹا کلکتہ کے لئے روانہ ہوا۔ وفد میں مندرجہ ذیل احباب شامل تھے۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے امیر جماعت کلکتہ۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ۔ مکرم مولوی فاروق احمد صاحب بنگالی مبلغ سلسلہ۔ خاکسار سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ آسام۔

مقام جلسہ کو مقامی احباب نے جھنڈیوں اور ٹیوب لائیٹوں کے ذریعے آراستہ کیا ہوا تھا اور اسٹیج کو خوب عمدگی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی معقول انتظام تھا۔ جلسہ کے لئے ایک شاندار ہال بک کرایا گیا تھا جس میں معززین کے لئے قرینے کے ساتھ کرسیاں لگائی گئی تھیں۔

پروگرام کے مطابق چار بجے جلسہ پیشوایان مذاہب کا آغاز ہوا جس کی صدارت مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے کی۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبدالمنان صاحب نے مخصوص انداز میں بنگلہ نظم سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ مکرم صدر اجلاس نے اسلامی نعروں کی گونج میں پرچم کشائی کی۔ پہلی تقریر مکرم زین العابدین صاحب صدر مجلس استقبالیہ کی ہوئی۔ آپ نے اس جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے موعود اقوام عالم کے مضمون کو عمدگی کے ساتھ پیش فرمایا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے "رحمۃ للعالمین" کے عنوان پر بنگلہ زبان میں کی۔ موصوف نے عمدہ پیرایہ میں اپنے مضمون کو بیان کیا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر امیر جماعت کلکتہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر کو وید اور گیتا کے شلوکوں سے آراستہ کر کے دھرم کے بھرشٹاچار ہونے پر کلکی اوتار کے آنے کے مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے موعود اقوام عالم کی بعثت کو نہایت دلنشین انداز میں پیش فرمایا۔ جس کو سامعین کرام نے بے حد پسند فرمایا۔

آخری تقریر جناب سشیل کمار صاحب مہمان خصوصی نے کی۔ آپ نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے جلسہ پیشوایان مذاہب کے تعلق سے اقدامات کو خراج عقیدت پیش فرما کر مبارکباد دی اور اس محفل میں اپنی شمولیت باعث فخر بیان کرتے ہوئے اپنی نیک خواہشات اور جذبات کا اظہار فرمایا۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے معزز مہمان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا جس کو انہوں نے نہایت خوشی اور احترام کے ساتھ قبول کیا۔ آخر میں صدر اجلاس مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے صدارتی خطاب میں بین المذاہب اتحاد و اتفاق کے مضمون پر عالمانہ انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی تعلیمات کے کئی قیمتی اور اہم نکات کو اجاگر کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز شام سات بجے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے امیر جماعت کلکتہ کی زیر صدارت مکرم عبدالمنان صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہٗ انہوں نے بنگلہ زبان میں ایک نعتیہ نظم پڑھی۔ اس اجلاس میں مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر۔ مکرم زین العابدین صاحب۔ خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی نیز عزیزان تبریز احمد و طارق احمد فرزندان مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے بھی سیرت کے موضوع پر تقاریر کیں یہ پروگرام رات ۱۰ بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد ویڈیو کیسٹس دکھائی گئیں جسے احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی دوستوں نے بھی دیکھا اور بہت محظوظ ہوئے یہ پروگرام رات ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے دور رس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار: سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ)

کلکتہ بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال (بقیہ صفحہ ۱۲)

ہمارے سٹال پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی نمائندہ محترم جناب اللہ بخش صادق صاحب ناظر خدمت درویشان بھی تشریف لائے۔ اسی طرح محترم جناب جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد قادیان بھی تشریف لائے تھے۔

کلکتہ کا یہ عالمی بک فیئر بارہ دنوں تک چلتا رہا اور فروختگی کتب' زبانی تبلیغ کے علاوہ فولڈرز کی مفت تقسیم کے ذریعے لاکھوں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ بیس ہزار روپیہ کی قیمتی کتابیں فروخت ہوئیں۔ روزانہ تین سے چار ہزار افراد تشریف لاتے رہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

نوٹ: تشنہ عوام کو پلانے شربت [illegible]

(رپورٹ مرتبہ مکرم سید قیام الدین برق [illegible])

پاکستانی حکمرانوں کی ہدایت کے لئے

اخبار جنگ کا تاریخ ساز اقتباس

"پاکستان میں پہلی مرتبہ دولتانہ نے قادیانی مسئلہ کو اُٹھایا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے بعد آج تک وہ اقتدار کی کرسی سے محروم رہے۔ پھر جناب ایوب خان نے اپنے اقتدار کے ڈوبتے ہوئے دور میں اس مسئلہ کا سہارا لینا چاہا۔ انہوں نے اپنے بارہ میں مرزائیت سے بریت کے بیانات اخبارات اور ریڈیو پر نشر کئے۔ صدر کے ایماء پر اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان امیر محمد خاں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی اہم کتاب کو ضبط کیا۔ مگر یہ ان کے متزلزل اقتدار کو طول نہ دے سکا۔ بلکہ رسوا ہو کر اقتدار سے علیحدہ ہوئے پھر بھٹو جن کی پارٹی اور حکومت بذات خود مرزائیوں کی امداد اور اعانت سے برسر اقتدار آئی تھی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ اور ڈوبتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا اور طول دینے کے لئے اپنی محسن مرزائی جماعت کی گردن پر وار کیا۔ اور ایسا وار کہ ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر ڈالا۔ بھٹو کا خیال تھا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے بعد اب انہوں نے پاکستانی عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ اور اب وہ تاحیات پاکستان کے وزیر اعظم رہیں گے۔ لیکن ان کا یہ خیال شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ اب صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے مرزائیت سے بریت کا اعلان و اشتگاف الفاظ میں کیا ہے۔ اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے دل کانپ جاتا ہے۔ کیونکہ ماضی میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنہوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اُٹھایا۔ یا مجبوراً وہ اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے پس پردہ کون ہے۔ عوامل یا غیبی طاقت کارفرما ہے۔ وہ پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۳ر دسمبر ۱۹۸۲ء)

نوٹ:- از ایڈیٹر:- آج کل پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستانی حکمرانوں بلکہ پوری قوم کو مندرجہ بالا تاریخی حقائق سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ ؎

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں میں

آلانور شہر کیرلہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی ٹی۔ ایم محمد صاحب مبلغ کاوا تیری کیرلہ

مورخہ ۲۲، ۲۳ مارچ ۱۹۹۰ء کو آلانور شہر (صوبہ کیرلہ) کے صدر مقام میں جماعت احمدیہ کاوا تیری کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد ہوا۔ جس میں خصوصی مقرر مکرم جناب محمد سلیم صاحب آف کوڑنگا لور تھے۔ سلیم صاحب موصوف کا قبول احمدیت کو ڈیا تحریر مباہلہ کے عرصہ میں ہوا تھا۔ اور یہ آپ کو ڈیا تحریر مباہلہ کے ستمبر تیا کیل ہیں جن کا ذکر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ر نومبر ۱۹۸۹ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ محمد سلیم صاحب جماعت اسلامی کے ذیلی تنظیم سمی کے سابق شوریٰ ممبر تھے۔ یہ قابل ذکر بات ہے کہ ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مباہلہ پمفلٹ سب سے پہلے آلانور کے ایک اہم رفیق کے گھر سے ملا تھا۔ آٹھ دن سلیم صاحب سمی کے ایک جلسہ کی قیادت کے لئے آلانور آئے ہوئے تھے۔ بیعت سے پہلے ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے سمی کے کثیر تعداد افراد آلانور میں موجود تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے آمد کے متعلق وال پوسٹروں اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ خوب تشہیر کی گئی۔ محمد سلیم صاحب نے نہایت ہی دل پذیر رنگ میں تقریر کی۔ اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز حالات بتائے۔ اور اپنے پرانے ساتھیوں کو بھی احمدیت کی تحقیق کے لئے دعوت فکر دی۔ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ موصوف کی تقریر سننے کے لئے تشریف لائے۔ جلسہ ختم ہونے پر ان کے بعض دوست جو کہ سمی کے اہم رکن بھی ہیں ان سے ملاقی ہوئے۔

ان کے علاوہ مکرم ای طاہر صاحب کینانور۔ مکرم ایم ایچ ٹی امیجی احمد صاحب کالیکٹ اور مکرم ماسٹر ایچ سلیمان صاحب کاوا تیری نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ عقائد احمدیت اور عصر حاضر میں احمدیت کی ضرورت وغیرہ عنوانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خاکسار نے دونوں دن صدارت کے فرائض ادا کئے۔ اس جلسہ کی خبر کیرلہ کے مشہور اخبار ملیالا منورمہ نے شائع کی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو نتیجہ خیز بنائے۔ آمین

اعلان برائے داخلہ مدرسہ احمدیہ سال ۱۹۹۰ء

از نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی، تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کیلئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ:-

(۱)۔ اُمیدوار میٹرک پاس اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔ (۲) سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو (۳)۔ قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔ (۴)۔ اُردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے وظائف رکھے گئے ہیں۔ جو اُمیدوار کی تعلیمی، دینی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ وسط ستمبر ۱۹۹۰ء تک شروع ہو جائے گی۔ اُمیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کر کے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جولائی ۱۹۹۰ء کے آخر تک نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائیگا۔ جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم قادیان

صد سالہ جشن جوبلی سال میں

کلکتہ کے عالمی بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا کامیاب بک سٹال

قرآن کریم کے رشین ترجمہ کی شایان شان مقبولیت

اللہ تعالیٰ کی جتنی قدر بھی حمد و ثناء کریں کم ہے کہ اُس نے ایک بار پھر کلکتہ جیسے عروس البلاد کے عالمی بک فیئر میں جماعت احمدیہ کو نہایت کامیاب اسلامی بک فیئر لگانے کی توفیق دی۔ الحمد للہ۔

ازدیاد ایمان کی خاطر نہایت اختصار کے ساتھ ہمارے اس بک سٹال کی کچھ جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ کلکتہ کے اس بک فیئر میں اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال عرصہ گیارہ سال سے لگ رہا ہے۔ یہ کہنا ہرگز بے جا و بے محل نہ ہوگا کہ درحقیقت کلکتہ میں جو ہمارا بک سٹال لگتا ہے یہ اصل میں صوبہ مغربی بنگال کے رئیس التبلیغ مولانا محمد صاحب ظفر فاضل کی دلچسپی اور کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ حسب پروگرام مولانا ظفر صاحب اپنے معاونین کے ہمراہ ۲۳ر جنوری کو بک سٹال نمبر (اللہ رسول) کے نام کی بو رہا ہی وغیرہ کی خاطر لگایا۔ ہمارا سٹال اپنی تمام تر رعنائیوں اور تابانیوں کے ساتھ اپنی نظیر آپ تھا۔ تمام ناظرین کا نظارہ پیش کر رہا تھا۔ جہاں اس کلکتہ کے عالمی بک فیئر میں دیگر سینکڑوں دکانیں لگائی گئی تھیں وہاں ہمارا سٹال بھی اپنے پُر جذب نواحوں کے ساتھ چند ایک نمایاں خصوصیات کو اپنے ساتھ سمائے ہوئے تھا۔ سٹال کی تیاری کے سلسلہ میں کافی دن پہلے ایک مخصوص وسیع مقام (چھ سو مربع فٹ (600 مربع فٹ) کا حاصل کیا گیا۔ سٹال کے باہر کا صدر دروازہ گیٹ (GATE) کو نہایت پُر کشش طریق سے سجایا گیا۔ ربوہ (ریوروب) کے ماڈل و طرز پر خوب عمدگی اور نفاست کے ساتھ تیار کیا گیا تھا۔

پھر اس کے وسط میں نہایت جلی حروف میں کلمہ طیبہ لکھ کر اس میں ٹیوب لائٹ فٹ کیا گیا۔ جس کی وجہ سے یہ ایک حسین و خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔ اس جوبلی سال میں کلکتہ کے بک فیئر کو نمایاں کامیابی اس وجہ سے نصیب ہوئی کہ متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم نیز منتخب آیات قرآنیہ کے منتخب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع تراجم اور منتخب ارشادات و فرمودات حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تراجم ایک سو چودہ زبانوں میں نذر ناظرین کئے گئے تھے۔ علاوہ ازیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام کی کتب روحانی خزائن اعلیٰ طباعت کے ساتھ پہنچ گئی تھیں۔ ان روحانی خزائن کو خاص سلیقہ سے سجایا گیا تھا۔ ہمارے سٹال کے اندر بالکل وسط میں بڑے سائز کی حضرت اقدس امام مہدی علیہ السلام کی ایک تصویر آویزاں کی گئی تھی اور اس کے دائیں بائیں آپ کے خلفاء عظام کی تصاویر لائٹ فٹنگ کے ساتھ چسپاں کی گئی تھیں۔ علاوہ ازیں سلسلہ عالیہ احمدیہ پاکستان کے اُن شہداء احمدیت کی تصاویر بھی آویزاں کی گئی تھیں جو کہ نہایت پُر درد نظارہ پیش کر رہی تھیں۔ بسا اوقات جب کسی زائر کے سامنے اُن مستضعفین کی شہادت بیان کی جاتی تو اُن کی آنکھیں پُر نم ہو جاتیں اور بے ساختہ بڑے جوش کے ساتھ یہ کہتا ہے کہ روپیہ غلط ہے۔ یہ کیا ظلم ڈھایا جا رہا ہے پاکستان میں۔ کیا یہی اسلام ہے۔ الغرض اس طرح پھر ایک نہایت پیارے ماحول میں تبلیغی گفتگو کا موقع آجاتا اور پیغام حق اُن تک پہنچایا جاتا۔ اس کے علاوہ بنی نوع انسان سے ہمدردی اور اخلاقی امور پر مشتمل اسلامی تعلیمات کو سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی کتب سے چیدہ چیدہ اقتباسات کو جلی حروف میں تختیوں پر لکھ کر جگہ جگہ رکھا گیا تھا۔ جس کو لوگ بڑے غور اور انہماک سے پڑھتے اور سر ہلا ہلا کر پسندیدگی کا اعتراف کرتے اور بعض ذی علم حضرات کئی ایسے اقتباسات کو فوراً اپنی ڈائریوں اور کاپیوں میں نوٹ کرتے دیکھا گیا۔ چنانچہ اس قسم کی امتیازی و دلچسپ خصوصیات کی وجہ سے زائرین بلا تفریق مذہب و ملت اس طرف والہانہ عقیدت کے ساتھ کھنچے چلے آتے رہتے از خود داد و حسین دیا کرتے رہتے۔ اور لٹریچر کو بڑے احترام سے حاصل کرتے اور جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن کو سراہتے۔

خلیفۃ ذو القرنین حضرت ناصر الدین نور اللہ مرقدہ کے اس زندگی بخش پیغام "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اور انگریزی میں "LOVE FOR ALL HAT-RED FOR NONE." ہیٹ کی شکل میں تیار کر کے احباب میں خوب تقسیم کیا گیا۔ بعض تعلیم یافتہ طبقہ اس کی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے قبول کرتے اور کہتے تھے ہاں ہاں موجودہ دنیا کو اسی پیغام اور اس پر عمل کی سخت ضرورت ہے تاکہ دنیا میں فساد کی جگہ امن ہو۔ چنانچہ ایک سکالر نے مولانا سلطان احمد صاحب ظفر کو مخاطب ہو کر کہا۔ جملہ سٹالوں میں سے یہی ایک ایسا واحد سٹال ہے جس میں تمام اقسام کی کتب موجود ہیں جن سے حقیقی طمانیت قلب حاصل ہوتا ہے اور آپ کا کلکشن (collection) بہت عمدہ ہے۔ ایک مسلمان سکالر نے کہا کہ کاش دوسرے سارے مسلمان بھی آپ کی طرح ہو جاتے۔ بہر حال قرآن مجید کو یعنی خدا تعالیٰ کے کلام کو بندوں کے کلاموں میں ترجمہ کر کے پیش کرنے کی زیادہ تر سعادت صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ہے دیگر ترجموں میں فی الوقت روسی زبان (RUSSIAN.) زبان کے ترجمہ کی زیادہ مقبولیت اور مانگ ہوئی اور روسی زبان والے بندگانِ خدا کی روحانی سیرابی کا باعث یہ ترجمہ ہوا۔ چنانچہ رشین ترجمہ کا موجودہ سٹاک ختم ہو گیا اور احمدیہ مشن کلکتہ کا پتہ دیا گیا تاکہ اس سے رابطہ قائم کر کے بعد میں حاصل کیا جا سکے۔ اختتام بک فیئر کے بعد کئی رشین حضرات مشن ہاؤس تشریف لائے۔ مولانا موصوف سے ملاقات کر کے مطلوبہ لٹریچر حاصل کیا۔ اس کی رپورٹ مولانا موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض دعا لکھی ہے۔

کلکتہ چونکہ ہندوستان کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا شہر ہے۔ اور بین الاقوامی شہر بھی۔ چنانچہ ایک سو چودہ زبانوں میں موجود لٹریچر کے باعث ہمارے سٹال کو اللہ تعالیٰ نے بہت مقبولیت دی بلکہ ہماری توقع سے بہت بڑھ کر کامیابی دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس سٹال میں مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ، مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب امیر جماعت کلکتہ، مکرم مولوی فضل عمر صاحب مبلغ کلکتہ، نیز ممبران مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ وغیرہ سب ہی نے علیٰ حسب الاستطاعت فی سبیل اللہ خوب کام کیا۔ خاکسار نے بھی اپنی خدمات پیش کیں۔

یہ ایک خوش بخت ہے کہ احباب

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۔ پر)

قادیان دارالامان میں جلسہ خلافت کی بابرکت تقریب کا انعقاد

رپورٹ مرتبہ: قریشی محمد فضل اللہ نائب مدیر بدر

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ میں بفضلہ خلافت راشدہ کا بابرکت نظام جاری ہے۔ اور ہر سال اس کی اہمیت کے پیش نظر ہندوستان کی دیگر جماعتوں کی طرح احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں بھی اس سلسلہ میں شایان شان طریق پر جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ اور علماء کرام مختلف عناوین کے تحت تقاریر کرتے ہیں۔ حسب سابق امسال بھی یہ مبارک جلسہ مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ۸½ بجے منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے مسجد مبارک میں انتظام کیا گیا تھا جلسہ میں کثیر تعداد میں مرد و زن اور بچوں نے شرکت کی۔ سب سے پہلے عزیز حافظ مخدوم شریف صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی ازاں بعد عزیز عطاء اللہ ناصر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کا کلام ؎

نہ حسن بلا عاہر ہے نہ شان ارتقاء پر ہے
بقائے عزت انساں خلافت کی بقا پر ہے

شیریں آواز میں پڑھ کر سنایا۔ بعدہ سب سے پہلی تقریر خاکسار قریشی محمد فضل اللہ کی بعنوان "خلافت کا مقام عظمت و اہمیت" کی اور بتایا کہ خلیفہ کے معنی جانشین نائب اور قائم مقام کے ہوتے ہیں اور قرآن مجید میں خلیفہ کی کئی حیثیتیں بیان ہوئی ہیں اس تعلق سے متعدد آیات قرآنی سے استنباط کرتے ہوئے بتایا کہ جو خلیفہ خدا بناتا ہے وہ عظیم الشان منصب و مقام پر فائز ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا بھی تفصیلی ذکر کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت اور خلفاء احمدیت کے متعدد حوالوں سے اس عنوان پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر کیرلہ کے معزز دوست مکرم صدیق اشرف علی صاحب آف موگرال نے بعنوان "خلیفہ خدا بناتا ہے" کی آپ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ خلیفہ کا انتخاب تو مومن کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ مومنوں کے اس فعل کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اس میں یہ سِر ہے کہ خدا تعالیٰ ایسی حالت میں جب کہ کسی شخص کا روحانی مصلح کے طور پر چنا جانا مشکل ہوتا ہے خدا تعالیٰ خود نبی کو مبعوث فرماتا ہے اور اسکی تربیت و تزکیہ نفس کے نتیجہ میں اس کے ماننے والوں میں انتخاب کرنے کی اہلیت پیدا ہو جاتی ہے تو نبی کی وفات کے بعد مومن اپنے میں سے قابل ترین شخص کو خدا کے منشاء اور ارادہ سے چن لیتے ہیں۔ جو اس نبی کا خلیفہ ہوتا ہے اسی لئے حضرت مولانا نور الدین صاحب نے بھی فرمایا کہ اگر کوئی سوچے کہ کسی انجمن نے مجھے خلیفہ بنایا ہے تو یہ غلط ہے نہ کسی انجمن میں خلیفہ بنانے کی طاقت ہے اور نہ کسی انجمن نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ نہ تو سونے کی جھنکار نہ تیل کی دولت نہ کوئی سیاست خلیفہ بنا سکتی ہے اور نہ ہی ایسی خلافت خلافت حقہ اسلامیہ کے بالمقابل قائم رہ سکتی ہے جماعت احمدیہ میں جاری ہونے والی خلافت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے اور اس کے مقابل پر کھڑی ہونے والی تمام طاقتیں ملیا میٹ ہو جاتی ہیں۔ آپ نے مثال دی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ۲۵ سال کی عمر میں خلافت کے منصب پر فائز ہوئے اور ۵۱ سال تک خلیفہ بنے رہے آپ کے مقابل پر آنے والی بڑی سے بڑی طاقتیں تباہ و برباد ہو گئیں کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ہی خلیفہ بنایا تھا۔

تیسری تقریر مکرم چوہدری بدر الدین صاحب عامل نائب ناظم وقف جدید انجمن احمدیہ کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام اور مخالفین کا انجام" آپ نے فرمایا کہ متمدن کائنات عالم کا بنیادی محور خلافت کا نظام ہے اور متمدن معاشرہ کے قیام کے لئے خدا تعالیٰ نے خلیفہ کا وجود بنایا اور روز ازل سے ہی خلیفہ کی مخالفت چلی آ رہی ہے۔ اور ابلیس نے خدا تعالیٰ سے قیامت تک کے لئے مہلت مانگی کہ وہ ایسے اشخاص کے خلاف لوگوں کو راہ راست سے ورغلاتا رہے گا۔ چونکہ خلیفۂ برحق کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل تھی لہذا اسے زور آزمائی کے لئے مہلت دے دی گئی۔ خدا تعالیٰ کے اس خلیفہ کے مقابلہ پر مخالفین اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ سر اٹھاتے رہے۔ لیکن انجام کار ناکامی و نامرادی ان کے حصہ میں آئی۔ آپ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں جاری ہونے والی خلافت حقہ کے دور میں آنے والی پہاڑوں جیسی مخالفتوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔ اور خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اٹھنے والی مخالفتوں اور ان کی ناکامیوں کا دلچسپ انداز سے ذکر کیا۔ ازاں بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے خوش الحانی سے نظم سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

چوتھی تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے "نظام خلافت کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی مساعی" کے عنوان پر کی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں امت محمدیہ میں پیدا کیا اور اپنے موعود مسیح کو قبول کرنے کی توفیق و سعادت عطا فرمائی۔ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ جو جذبہ قربانی کا خدمت اسلام کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں بھرا تھا آج وہی روح اور جذبہ آپ کے طفیل مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے ذریعہ ہم میں ۱۴۰۰ سال بعد دوبارہ بھرا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تین صدیاں تو خیر القرون رہیں بعد میں فیج اعوج کا انتہائی تاریک دور آیا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا۔ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق امام مہدی علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور آپ کے ذریعہ اسلام کی رہی شان و شوکت دوبارہ قائم ہو گئی۔ اور آپ کے دور میں اسلام نے جتنی ترقی حاصل کی گذشتہ ہزار سال میں کبھی نہ ہوئی۔ نظام خلافت کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں جاری ہونے والی بہت سی برکات کا آپ نے تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ لقائے الٰہی کا حصول، قبولیت دعا کا انعام و نشان اخلاص و قربانی اطاعت فرمانبرداری و جانثاری و مالی قربانی کی جو مثالیں صحابہ میں پائی جاتی تھیں آج بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں ملتی ہیں اور اگر آج اسلام کی خاطر حقیقی رنگ میں قربانی کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے اور خلافت کی برکت ہی ہے کہ آج تبلیغ میں ترقی مساجد کا قیام تنظیموں اور نظارتوں کا مربوط نظام ہم میں جاری ہے جس سے مسلمانوں کے ۷۲ فرقے محروم ہیں۔

اجلاس کی پانچویں اور آخری تقریر محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے "خلافت رابعہ اور صد سالہ جشن تشکر" کے عنوان پر کی۔ آپ نے فرمایا کہ خلیفۂ وقت کا خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق ہوتا ہے اور وہ جو تحریک جماعت کے سامنے رکھتے ہیں خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ہی ہوتی ہیں۔ بعض تحریکیں عارضی

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۰ پر)

مجلس انصار اللہ بھارت کا گیارہواں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مجلس انصار اللہ بھارت کے گیارہویں سالانہ اجتماع کے لئے ۱۷ و ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ اراکین مجلس انصار اللہ بھارت اس اجتماع میں شامل ہونے کے لئے اور مجالس کی سو فی صدی نمائندگی کے لئے ابھی سے کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا یہ اجتماع کامیاب اور بابرکت کرے آمین۔

جملہ اراکین مجلس انصار اللہ بھارت اجتماع کا چندہ بھی جلد از جلد ادا کرنے کی کوشش فرمادیں۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

احباب جماعت متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال مورخہ ۳۰ جون ۱۹۹۰ء کو ختم ہو رہا ہے لہٰذا تمام بقایا داران لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ) سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ جس قدر بھی لازمی چندہ بقایا ہو اس کو جلد از جلد ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ بقرہ آیت ۴ میں مومنوں کے متعلق فرماتا ہے "حقیقی اور کامل متقی وہی ہیں جو اپنے مقصد پیدائش کو پیش نظر رکھ کر عبادت الٰہی کا حق بجالانے کے ساتھ ساتھ اپنے خداداد رزق میں سے خدمت دین کے لئے بے دریغ مالی قربانی بھی کرتے ہیں۔ اس آیت کریمہ سے انفاق فی سبیل اللہ کی گہری حکمت اور ضرورت و اہمیت ظاہر ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ :۔

"خدا تعالیٰ کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے۔ جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی لذات کو چھوڑ کر اپنی عزت چھوڑ کر۔ اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔"

حضور کے ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنا بقایا جلد از جلد ادا کریں۔ اور اپنے وعدہ جات کو بڑھا کر پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

بھارت میں یوم خلافت کے بابرکت جلسے

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت تحریر فرماتی ہیں کہ مندرجہ ذیل مقامات پر لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام یوم خلافت کے موقعہ پر جلسے منعقد ہونے کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بغرض دعا و ریکارڈ صرف مقامات کے نام شائع کئے جارہے ہیں ــــ (ایڈیٹر)

قادیان لجنہ و ناصرات۔ بنگلور۔ شیموگہ لجنہ و ناصرات۔ پتہ پریم۔ مدراس سکندرآباد۔ میلاپالم۔ پینگاڈی۔ عثمان آباد۔ شاہجہانپور۔ بسکرا۔ بریلی لجنہ و ناصرات۔ کلکتہ۔ پنکال۔ کیرنگ۔ محی الدین پور۔ بھدرواہ ساگر۔ سورب۔ برہ پورہ۔

صدر لجنہ اماء اللہ بھارت

درخواست دعا۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب مونگیر سے مبلغ ۲۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقیات اور پریشانیوں سے نجات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (ادارہ)

ارشادِ نبوی ؐ

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا، تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائیگا

محتاجِ دعا

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے خدمات حاصل کریں

احمد پراپرٹی ڈیلرز

پروپرائیٹر:۔ نعیم احمد طاہر۔ احمدیہ چوک قادیان۔ ۱۴۳۵۱۶

AHMAD PROPERTY DEALERS.
AHMADIYYA CHAWK QADIAN-143516-

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

(پتہ)

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون نمبر ۶۳۴۴۲۹

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

(پیشکش)

باٹی پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶

ٹیلیفون نمبرز:۔ 43-4028-5137-5206

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زد جام عشق ۱۰۰/- روپے	حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
تریاق معدہ ۸/- ۱۵/-	روشن کا جل	حب جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ (پاکستان)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ
کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA-700073.
PHONES:- OFFICE:- 275475. RESI.- 273903.

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
(دُرِّ ثمین)

AUTOWINGS,
15- SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360
74350.

آٹوونگس

الخیر کُلّہ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE:- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15- PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,
DEALERS IN:- TIMBER TEAK, POLES, SIZES,
FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE,
ELECTRICAL ACCESSORIES, ETC.
P.O. VANIYAMBALAM. (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہان میں ٭ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCIETY LTD.
PLOT NO. 6. GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES} OFFICE:- 6348179 } BOMBAY - 400059.
RESI:- 6233389

امن بخش اصول

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔"
(تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۹)

طالبانِ دُعا:۔ محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ مبشر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس رسٹا کسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقوی ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOK SELLERS, & EDUCATIONAL SUPPLIERS.
CANNANORE - 670001
PHONE NO. 4498.
HEAD OFFICE :- P.O. PAYANGADI (KERALA)
PHONE NO. 12. PIN. 670303.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف۔ مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED JEEP — mahindra — JOBBERS PARTS
LUCAS-TVS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3, P4, P6, P6/354

آٹو ٹریڈرز
۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,
16 - MANGOE LANE
CALCUTTA - 700001.
تار کا پتہ:۔
"AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 اور 28-1652

"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں!"
(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ایر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربڑ، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!